# 101283 ـ یوریا مادہ پر مشتمل جلد نرم کرنے والی کریم اور جسم دھونے والے شیمپو استعمال کرنا

## سوال

میرا سوال ان کریموں اور نہانے والے شیمپو کے متعلق ہے جس میں یوریا مادہ پایا جاتا ہے، کیا اس کو استعمال کرنے والے لوگ پاك ہیں یا ناپاك ؟
اور یہ استعمال کرنے کے بعد ناپاك یعنی عدم طہارت ہونے کی شکل میں جو نمازیں ادا ہو چکی ہیں ان کا حکم کیا ہے، کیا یہ نمازیں صحیح ہیں، یا کہ انہیں لوٹانا ہوگا ؟
گزارش ہے کہ مجھے ان کی تعداد یاد نہیں لیکن اتنا یاد پڑتا ہے کہ یہ زیادہ نہیں ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یوریا ایك ایسا مرکب عضوی ہے جو انسان کا جسم اور بہت سارے دوسرے حیوانات خارج کرتے ہیں، اور یہ مصنوعی طور پر بھی بنا کر کئی ایك اشیاء میں استعمال کیا جاتا ہے، مثلا مواشی کے چارہ میں، اور ڈسپنسری اور پلاسٹك کی اشیاء میں بھی.

انسانی جسم زائد نیٹروجن سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے یوریا خارج کرتا ہے، اور اصل میں یہ جگر کے اندر تیار ہوتا ہے، اور اس سے خلاصی اکثر طور پر پیشاب کے ذریعہ ہوتی ہے.

مصنوعی طور پر سب سے پہلے یوریا عضوی مرکب ہی ایسا ہے جو غیر عضوی مادہ سے تیار کیا گیا، چنانچہ ( 1828م ) میلادی میں جرمنی کا کیمائی سانسدان فریڈرك فولر یہ مادہ پانی کے محلول سے تیار کرنے میں کامیاب ہو جو المونیم سے بنایا گیا تھا، اور یہ غیر عضوی مرکب ہے، اور فولر کے اس عمل کی مدد اس اعتقاد نے کی مرکبات عضویہ کی تکوین صرف نیچرل قوی کے ساتھ زندہ کائنات میں ہو سکتی ہے.

دیکھیں: الموسوعۃ العلمیۃ العالمیۃ.

اور یہ مصنوعی طور پر تیار کردہ مادہ طاہر ہے، اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اشیاء میں اصل طہارت ہی ہے.

اس بنا پر اسے جلدی کریموں یا نہانے والے شیمپو وغیرہ میں ڈالنے میں کوئی حرج نہیں.

اور یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ یوریا پیشاب سے حاصل کیا جاتا ہے - حالانکہ یہ بہت بعید ہے - تو اگر یہ ان جانوروں کے پیشاب سے حاصل کیا جاتا ہو جن کا گوشت کھایا جاتا ہے مثلا گائے، اونٹ اور بکری، گھوڑا تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ان کا پیشاب طاہر ہے.

اور اگر انسان یا کسی اور جانور جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا کے پیشاب سے بنایا گیا ہو تو یہ نجس ہے، لیکن اس میں ایسا مواد شامل کرنے سے جو اس کی نجاست کے اوصاف ختم کر دے اور اس کا ذائقہ، یا رنگ یا بو ختم ہو جائے تو یہ اس سے پاک ہو جاتا ہے راجح قول یہی ہے، اور اس تیل وغیرہ میں اس کا استعمال جائز ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے کوئی نقصان اور ضرر نہ ہو.

واللہ اعلم .